



رَفِيق سَفَرْ كیسا ہو؟

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)



پیشکش:
مجلس المریدین للعلوم العالیة (دیوبوت سنی)

وہ رسالہ پر طریقت، احمد اہلسنت، بیانی و ثبوت اسلامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بارہواں نبی مذکور نمبر 34 کے مواد سمیت المریدین علمریہ کے شعبے "فیضان مذکوس مذاکرہ" نے تحریک ارتیب اور کشیر میئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَاشِقَانِ رَسُولٍ كَيْ مَدْنِي تحریکِ دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عظار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مدنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ کی محبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی و قاتفوں مختلف مقالات پر ہونے والے مدنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق مسوالت کرتے ہیں اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جو بات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ان عطا کردہ چکپ اور علم و حکمت سے لبریز مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" ان مدنی مذاکرات کو کافی تراویم و اضافوں کے ساتھ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلڈ ستون کا مطالعہ کرنے سے ان شاء اللہ عزوجل عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصول علم دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِ رحیم عزوجل اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطاوں، اولیائے کرام رَحْمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَامُ کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی شفقتوں اور پر خُوص دُعاوں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیرِ ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلِّسُ الْمَدِینَةِ الْعَلَمِيَّةِ

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۱۶ اذیٰقعدۃ الحِرَام ۱۴۳۹ھ / 30 جولائی 2018ء

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْبُرُسَلِيْنَ ط
آمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

﴿رَفِيق سفر کیسا ہو؟﴾

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لا کھ سُستی دلائے یہ رسالہ (۲۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
إن شاء الله عزوجل معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ذُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابُو دَرَاء رَفِيقُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جمُوعہ کے دن مجھ پر بکثرت ذُرُود شریف پڑھو کیونکہ جمُوعہ کا دن فرستوں کی حاضری کا دن ہے اس دن فرستہ حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی مجھ پر ذُرُود شریف پڑھتا ہے اس کا ذُرُود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ذُرُود پڑھنے سے فارغ ہو جائے۔ حضرت سیدنا ابُو دَرَاء رَفِيقُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ کہتے ہیں میں نے عرض کی: کیا آپ کی (ظاہری) وفات کے بعد بھی؟ ارشاد فرمایا: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَبِّئُ اللّٰهُ حَمْدًا يُؤْزَقُ لِيَنِي وفات کے بعد بھی، بے شک اللہ پاک نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ آنبویاے کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلوةُ وَالسَّلَامُ) کے جسموں کو کھائے، اللہ پاک کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں۔⁽¹⁾

دینہ

۱ ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ... الخ، ۲۹۱/۲، حدیث: ۷۱۲۳ دار المعرفة بیروت

آنبا کو بھی آجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
 پھر اُسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے
 رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا جسم پُر نور بھی رُوحانی ہے
 اور ان کی رُوح ہو کتنی ہی لطیف
 ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
 یہ ہیں حتیًٰ ابدی ان کو رضا صدق و عده کی قضا مانی ہے
 (حدائقِ بخشش)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلُّوا عَلٰى الْحَبِيبِ

رَفِيق سفر کیسا ہو؟

سوال: جب چند اسلامی بھائی مل کر سفر کریں تو انہیں کیا کرنا چاہیے؟ نیز رفیق سفر کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: جب بھی چند اسلامی بھائی مل کر سفر کریں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے میں کسی ایک کو نگران بنالیں۔ ہادیٰ راہِ نجات، سرورِ کائنات صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔^(۱) نگران تمام کاموں کو شر کا میں تقسیم کر دے تاکہ دُورانِ سفر سامان وغیرہ اٹھانے اور دیگر معاملات نمٹانے میں سہولت رہے اور کسی ایک پر بوجھ بھی نہ پڑے۔ جیسا کہ ایک سفر میں صحابہؓ کرام عَلٰیہم الرِّضوان نے بکری ذبح دینے

¹ ابو داود، کتاب الجناد، باب فی القوم یسافرون... الخ، ۵۱/۳، حدیث: ۲۶۰۹ دار احیاء التراث العربي بیروت

کرنے کا ارادہ فرمایا تو مختلف کام آپس میں تقسیم فرمائی، کسی نے اپنے ذمے بکری ذبح کرنے کا کام لیا تو کسی نے اس کی کھال اُتارنے کی ذمہ داری لی تو کسی نے پکانے کی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ کام بھی ہم ہی کر لیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ کام بھی آپ کر لیں گے، لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں آپ لوگوں میں نمایاں نظر آؤں کیونکہ اللہ پاک اپنے بندے کی اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں میں نمایاں نظر آئے۔⁽¹⁾

شُرُّ کا نُگر ان کی اطاعت کریں اور نُگر ان شُر کا کی خدمت

شُر کا کوچا ہیے کہ وہ نُگر ان کی اطاعت کریں اور نُگر ان بھی خوب خوب شُر کا کی خدمت کرے اس طرح إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سفر بھی خوشگوار ہو گا اور کسی کو تکلیف بھی نہیں ہو گی۔ ہمارے صحابہؓ کرام و بزرگانِ دین رضوانُ اللہ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُورانِ سفر اپنے رُفقا کا خیال رکھتے انہیں زیادہ سے زیادہ آسانیاں فرما تھیں کرتے یہاں تک کہ ان کے سامان کو خود اٹھا لیتے، اس ضمن میں دو حکایات ملاحظہ کیجیے:

تم تو کشتی ہوا!

حضرت سَيِّدُنَا سَفَيِّيْه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسولِ دینیہ

۱ اتحاف السادة المتقين، کتاب آداب المعيشة و اخلاق النبوة، ۸/۲۱۰ دار الكتب العلمية بيروت

اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا، دُورانِ سفر جو بھی آدمی تحک جاتا تو وہ اپنا سامان میرے کندھوں پر ڈال دیتا یہاں تک کہ میں نے بہت زیادہ سامان اٹھا لیا۔ یہ دیکھ کر حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ”أَنْتَ سَفِينَةٌ“ یعنی تم تو کشتی ہو۔ ”تو اس دن سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔⁽¹⁾

کاش میں یہ نہ کہتا کہ آپ امیر ہیں!

حضرت سَیدُ نَا ابُو علی رِبَاطِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ التَّقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیدُ نَا عَبْدُ اللَّهِ رَازِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی کی صحبت اختیار کی، وہ جنگل میں جا رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: میں اس شرط پر تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا کہ

..... مُفسِر شہیر، حکیم الامم حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَقَّان فرماتے ہیں: آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ) کا نام رِبَاط یا مہران یا زارومن ہے، جناب اُمّ سلمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا) کے غلام تھے آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا) نے اس شرط پر انہیں آزاد کیا کہ تا حین حیات (یعنی زندگی بھر) آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خدمت کریں۔ یہ بولے کہ اگر آپ یہ شرط نہ بھی لگائیں تب بھی میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خدمت کرتا۔ جسم میرا آزاد ہوا مگر دل میرا ان کا ہمیشہ غلام رہے گا۔ ایک سفر میں کوئی غازی تحک گیا تو اُس کا سارا بوجھ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ) نے اٹھا لیا، اپنا بوجھ اور حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) کا سامان، اس غازی کا سامان سب کچھ اٹھا کر چل دیئے۔ سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: ”تم تو آج سفینہ یعنی کشتی ہو گئے۔“ تب سے آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ) کا لقب سفینہ ہوا، اصلی نام گم ہو کر رہ گیا، جیسے جناب ابو ہریرہ کا نام گم ہو گیا۔ شیر سے آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ) ہی نے کہا تھا کہ میں رسول اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) کا غلام ہوں اور شیر کتے کی طرح آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ) کے پیچھے ہو لیا تھا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۷۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء ہور)

ہم دونوں میں سے ایک امیر ہو گا اور دوسرا ماتحت۔ میں نے کہا: آپ امیر ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا: پھر تم پر میری اطاعت لازم ہو گی۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے ایک تھیلا لیا اور میرا زادراہ اس میں ڈال کر اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: آپ تھیلا مجھے دے دیجیے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے مجھے امیر نہیں بنایا؟ تم پر میری اطاعت لازم ہے۔ ایک رات بارش نے ہمیں آلیا تو آپ صبح تک میرے سر ہانے کھڑے ہو کر چادر کے ذریعے مجھے بارش سے بچاتے رہے حالانکہ میں بیٹھا ہوا تھا اور میں اپنے نفس سے کہہ رہا تھا: کاش میں مر جاتا اور آپ سے یہ نہ کہتا کہ آپ امیر ہیں۔^(۱)

﴿دُورانِ سفر دوسروں سے سوال کرنا﴾

سوال: دُورانِ سفر دوسروں سے سوال کرنا کیسا؟

جواب: دوسروں سے سوال کرنا تو یہی ایک ممکنہ سفر میں ہر شخص کے پاس عموماً کی کراہیت میں مزید اضافہ ہو جائے گا کیونکہ سفر میں ہر شخص کے پاس عموماً بقدر ضرورت ہی تو شہ ہوتا ہے اب اگر دوسرا بھی اس سے سوال کرے گا تو وہ دینے والا خود آزمائش میں آجائے گا لہذا دوسروں سے سوال کرنے کے بجائے اپنی ضرورت کی چیزیں مثلًا پانی کا گیلین، مٹی کے برتن اور چٹائی وغیرہ ساتھ رکھنی چاہیں۔ قرآنِ کریم میں دُورانِ سفر اپنا تو شہ ساتھ رکھنے اور دوسروں دینے

۱ احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة... الخ، الباب الثاني في حقوق الأئمّة والصحابة، ۲۲۸/۲ دارصادربیروت

سے سوال کرنے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ رب العباد ہے:

وَتَرَكَ وَدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الرَّازِدِ ترجمہ کنز الایمان: اور تو شہ ساتھ لو کہ سب

الثَّقُوْلِ (پ ۲، البقرۃ: ۱۹۷) سے بہتر تو شہ پر ہیز گاری ہے۔

اس آیت کربیہ کے تحت صَدَرُ الْأَفَاضِلِ حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: ”بعض یہنی حج کے لئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَّلٰل کہتے تھے اور مکہ مکرہ میں پہنچ کر سوال شروع کر دیتے اور کبھی غصب و خیانت کے مُرتکب ہوتے۔ ان کے بارے میں آیت مُقَدَّسَہ نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ تو شہ لے کر چلو، اور وہ پر بارہ ڈالو، سوال نہ کرو کہ بہتر تو شہ پر ہیز گاری ہے۔“

نِمَک کے ساتھ جو کی روٹی کھانا تو منظور لیکن...!

پیٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللَّهِ الْمُبِین میں ایسی خودداری ہوا کرتی تھی کہ نِمَک کے ساتھ جو کی روٹی کھانا تو منظور کر لیتے لیکن کسی کے سامنے دَسْتِ سوال ڈرازنہ کرتے۔ اگر کوئی بن مانگے دیتا تب بھی قبول نہ فرماتے۔ چنانچہ حضرت سَيِّدُنَا أَخْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَزَّارٍ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَفَار فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عاشورہ کی رات میں ایک مسافر خانے میں داخل ہوا تو وہاں ایک ڈرویش جو کی روٹی نِمَک کے ساتھ کھا رہا تھا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر میں تڑپ اٹھا۔ میرے پاس اُس وقت ایک ہزار دینار تھے جو میں نے عبادت

گزاروں کو نذرانہ دینے کی غرض سے جمع کر رکھے تھے۔ میں نے لوگوں سے اس درویش کے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ وہ علمِ تصوف کا بہت بڑا عالم اور بیہاں کے تمام زادہوں پر فوقيت رکھتا ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ تمام دینار اسے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس سے بہتر کوئی نہیں جس پر مال خرچ کیا جائے۔ چنانچہ صحیح ہوتے ہی میں چند رفقا کے ساتھ اس درویش کے پاس گیا۔ وہ بڑی خندہ پیشانی سے ملا، میں بھی خوش روئی سے پیش آیا۔ میں نے کہا: کل میں نے آپ کو نمک کے ساتھ جو کی روٹی کھاتے دیکھا۔ میرا خیال ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور إفطاری میں صرف نمک کے ساتھ جو کی روٹی کھاتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ یہ کہہ کر میں نے دیناروں کی تھیلی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: یہ ایک ہزار دینار ہیں۔ یہ سُن کر اس درویش نے میری طرف بڑی غصب ناک نظروں سے دیکھا اور کہا: اپنے دینار والپس لے جاؤ! بے شک یہ تو اس کی جزا ہے جس نے اپنا راز لوگوں پر ظاہر کر دیا ہو۔^(۱)

اجتماع کے لیے سوال کرنا کیسا؟

سوال: مَدْنِي قافلے میں سفر یا سُنُتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خاطر اپنی ذات کے لیے کرائے اور دیگر آخر اجات وغیرہ کا سوال کرنا کیسا ہے؟

جواب: مَدْنِي قافلے میں سفر ہو یا سُنُتوں بھرے اجتماع میں شرکت اپنی ذات کے لیے دینہ

1 عيون الحکایات، الحکایۃ التسعون بعد المائتين، ص ۲۶۳ دار الكتب العلمية بیروت

کرائے اور دیگر آخر اجات وغیرہ کا سوال کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ کام مستحب ہیں ایسی ضروریات میں سے نہیں ہیں جن کے لیے سوال کرنا حلال ہو، یہاں تک کہ حج و عمرہ اور سفر مدینہ کے لیے بھی سوال کرنے کی اجازت نہیں۔ ایسوں کے حالات سے واقعہ ہو کر انہیں دینا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے فرمان کا خلاصہ ہے: جن کو سوال کرنا حلال نہیں ایسوں کے سوال پر ان کا حال جان کر ان کے سوال پر کچھ دینا کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ ناجائز و گناہ اور گناہ میں مدد کرنا ہے۔^(۱)

کوئی پیشکش کرے تب بھی شکریہ کے ساتھ منع کر دیجیے

مَدْنِي قَافِلَةٍ مِّنْ سَفَرِ يَا سُنْتُوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خاطر سوال کرنا تو دُور کی بات اگر کوئی خود پیشکش کرے تب بھی آپ شکریہ کے ساتھ اسے منع کر دیجیے اور اپنی جیب سے خرچ کر کے مَدْنِي قافلوں میں سفر اور سُنْتُوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجیے تاکہ راہِ خدا میں سفر کرنے کے ثواب کے ساتھ ساتھ مال خرچ کرنے کا بھی ثواب ملے۔ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل ہیں۔ فرمان مُصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس نے اللہ پاک کی راہ میں مال بھیجا حالانکہ خود اپنے گھر میں ہی گھبرا رہا اس کے لیے ہر دراہم کے بد لے سات سو دراہم ہیں اور جس نے بذاتِ خود اللہ پاک کی راہ میں جہاد کیا اور اپنا مال اس دینہ

۱ فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۰۳ ملٹھار ضافاونڈیشن مرکز الاولیاء ہور

جنگ میں خرچ کیا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدالے سات لاکھ درہم ہیں، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (پ ۳، البقرة: ۲۶۱) (ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔) ^(۱) ہاں اگر راہِ خدا میں خرچ کرنے کی استطاعت نہ ہو اور بغیر سوال کیے کوئی مدنی قافلے میں سفر اور سُستُوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لیے آخر اجات مہیا کرے تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِمِينُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طالبِ علم کا سوال کرنا کیسا؟

سوال: کیا طالبِ علم زکوٰۃ و صدقات کے لیے سوال کر سکتا ہے؟

جواب: جس طالبِ علم نے خود کو علم دین پڑھنے کے لیے ماضروف کر لیا ہو تو کمانے پر قادر تکارے باوجود بھی اُسے سوال کرنا حلال ہے، البتہ سوال کرنے کے بجائے اگر وہ اپنے ہاتھوں سے رزق کے اسباب پیدا کرے اور اس کے سب تعلیم میں حرج نہ ہوتا ہو تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر اور علم کی برکتیں حاصل کرنے میں زیادہ مؤثر ہے۔ افسوس! والدین اپنی اولاد کی دُنیوی تعلیم پر لاکھوں روپے خرچ کر دیتے ہیں مگر دینی تعلیم دلواتے وقت استطاعت ہونے کے باوجود خرچ کرنے کا ذہن نہیں بناتے جبکہ ہمارے بزرگان دین رَحْمَهُمُ اللَّهُ أَلْيَهُمُ اپنی اولاد کو دینے

1 ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل النفقة... الخ، ۳۳۹ / ۳، حدیث: ۲۷۶۱

دینی تعلیم دلواتے اور ان کے کھانے پینے کا بھی خود اہتمام فرماتے تھے۔ چنانچہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ فیض سہنہ الربانیؒ جب تحصیل علم کے لیے روانہ ہونے لگے تو آپ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے 40 دینار آپ کی قمیص میں سی دیئے۔^(۱)

حافظُ الحدیث حضرت سیدنا حجاج بن شاعر بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی جب تحصیل علم دین کے لیے سفر پر روانہ ہوئے تو والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے 100 عدد کلپے (یعنی خیری روٹیاں) ایک میٹر کے گھرے میں بھر کر ساتھ کر دیئے۔ روزانہ ایک کلپہ دریائے دجلہ کے پانی میں بھگو کر تناول فرمائیتے اور دین رات خوب جاں فشنائی کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے۔^(۲) حضرت سیدنا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دورِ تعلیم میں ان کے والد صاحب گاؤں سے ہر جمعہ کو ان کے لیے کھانا تیار کر کے لے آتے تھے۔^(۳) اللہ عزوجل ان بزرگان دین رحْمَهُمُ اللَّهُ الْمُبِينُ کا صدقہ ہمیں دین کی محبت نصیب فرمائے۔ امین بجاهِ النبیؐ

الْأَمِينُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرول علم کی خاطر قربانیاں

سوال: بزرگان دین رحْمَهُمُ اللَّهُ الْمُبِينُ کے زمانہ طالب علمی میں پیش آنے والی تکالیف دینہ

۱ بہجة الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۱ ادارہ کتب العلمیہ بیروت

۲ تن کرہ الحفاظ، حجاج بن الشاعر... الخ، الجزء: ۱، ۲، ۱۰۰ ادارہ کتب العلمیہ بیروت

۳ تعلیم المتعلم طریق التعلم، فصل فی الورع فی حال التعلم، ص ۱۱۲ باب المدینہ کراچی

کے کچھ واقعات بیان فرمادیجیے۔

جواب: راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دشواریاں مُنْزَل تک پہنچنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَيْنُونَ بڑے ذوق و شوق اور لگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا کرتے اور اس راہ میں آنے والی تکالیف اور فقر و فاقہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے اور کیوں نہ کرتے کہ عالم مدینہ حضرت سَيِّدُنَا إِمامُ مالِكٍ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَالِقِ فرماتے ہیں: یہ علم حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی راہ میں فقر و فاقہ کی لذت نہ چکھی جائے۔ (۱) اس ضمن میں بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَيْنُونَ کے حُصُولِ علم کی کیفیت ملاحظہ کیجیے:

حضرت سَيِّدُنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَپْنِي طَلْبِ عِلْمٍ كَيْفِيَتِ مُلاَحِظَةٍ كَيْجِيَّةٍ
ہوئے فرماتے ہیں: میں ہر وقت رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتا تھا حتیٰ کہ نہ خمیری روٹی کھاتا، نہ دھاری دار لباس پہنتا اور نہ مرد و عورت میں سے کوئی میری خدمت کے لیے حاضر ہوتا اور میں بھوک کی شدّت سے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا تھا۔ (۲)

حضرت سَيِّدُنَا إِمامُ بخارِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِي نے طَلْبِ عِلْمٍ میں بسا اوقات

۱ جامع بیان العلم و فضله، باب الحض على استدامۃ الطلب والصبر، ص ۱۳۶، رقم: ۳۲۲ دار

الكتب العلمية بيروت

۲ بخاری، کتاب فضائل أصحاب... الح، باب مناقب جعفر... الح، ۵۳۶/۲، حدیث: ۷۰۸ دار

الكتب العلمية بيروت

سو کھی ہوئی گھاس کھا کر بھی وقت گزارا ہے۔ ایک دن میں عام طور پر صرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے آٹبا نے بتلایا کہ سو کھی روٹی کھا کھا کر ان کی آنtrapیاں سوکھ چکی ہیں۔ اس وقت امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے بتلایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس طویل عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔^(۱)

فَقِيهٌ مُّلْتَمِسٌ مُفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنے زمانہ طالب علمی کی آب بیتی یوں بیان فرماتے ہیں: دن بھر کام کرتا رہا جس سے پچھیں تمیں روپیہ ماہانہ اپنے والدین کی خدمت کرتا اور اپنے کھانے پینے کا انتظام کرتا اور بعد مغرب اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ تقریباً بارہ بجے تک حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ سے مدرسہ شمس العلوم میں تعلیم حاصل کرتا۔ اس طرح ناگپور میں میری تعلیم کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔^(۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے آکابرین و بزرگانِ دین رحمہم اللہ انہیں طالب علمی کے دور میں پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرتے، بھوک اور مشقتیں برداشت کرتے مگر کسی پر بوجھ بننا گوارانہ کرتے، بھی وجہ تھی کہ انہیں علمِ دین کی خوب برکتیں نصیب ہوتیں اور ان کے حافظے بھی دینے

۱ تذكرة المحدثین، ص ۱۶۹ فرید بک سلال مرکز الاولیاء الہور

۲ عجائب الفقه، ص ۹ مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء الہور

بہت قوی ہوتے۔ چنانچہ حضرت سَيِّدُنَا امام بخاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِي کی توثیق
حفظ بیان کرنے کے لیے یہ امر کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے
تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی۔ تخلصیل علم کے ابتدائی دور میں انہیں سُر ہزار
آحادیث حفظ تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا۔^(۱)

حضرت سَيِّدُنَا امام جَالِلُ الدِّين سُيُونِ طَلِی شافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقِوی فرمایا کرتے:
مجھے دوا لاکھ آحادیث طیبۃ حفظ ہیں اور اگر میں ان سے زائد (آحادیث مبارکہ) پاتا
تو ضرور انہیں (بھی) یاد کر لیتا۔^(۲) اب تو حالت یہ ہے کہ زمانہ طالب علمی میں
تکالیف برداشت کرنا تو ذر کنار مفت سہولیات ملنے کے باوجود بھی بعض طلباء
شکوہ و شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اب علم کی وہ روحانیت
نظر نہیں آتی اور نہ ہی حافظے مَضبوط ہیں۔

سُنّتوں بھرے اجتماعات کا مقصد

سوال: دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماعات کا کیا مقصد ہے؟
جواب: عاشقانِ رسول کی سُنّتوں بھری مَدْنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدْنی مقصد ہے
”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ۔“ اس مَدْنی مقصد کے حُصول کا ایک بہترین ذریعہ سُنّتوں بھرے
دینہ

۱ تذكرة المحدثین، ص ۱۶۲

۲ جامع الاحادیث، ترجمة موجزة عن حياة الامام السیوطی، ۱/۱۰ دار الفکر بیروت

جماعات بھی ہیں جن میں دُنیا بھر کے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں۔ ان سُنتوں بھرے جماعتیں میں شرکت اور عاشقانِ رسول کے قُرب کی برکت سے کئی بگڑے ہوئے نوجوان راہ راست پر آگئے، بے نمازی، نمازی بن گئے، فیشن کے مسٹانے سُنتوں کے دیوانے بن گئے، دُنیا کے بے جا غمتوں میں گھلنے والے فکرِ آخرت کی مَدْنی سوچ کے حامل بن گئے، سیر و تفریح کی خاطر سفر کے عادی مَدْنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خُدا میں سفر کرنے والے بن گئے۔ یوں الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سُنتوں بھرے جماعتیں کے ذریعے دُنیا بھر کے کئی لوگوں کی اصلاح کا خوب سامان ہوتا ہے اور یہی ان کا مقصد بھی ہے۔

پہلا بین الاقوامی اجتماع

سوال: دعوتِ اسلامی کا پہلا بین الاقوامی اجتماع کہاں ہوا تھا؟

جواب: دعوتِ اسلامی کا پہلا بین الاقوامی سُنتوں بھر اجتماع بابت المدینہ (کراچی) کے لکری گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ پھر دعوتِ اسلامی فیضانِ اولیا کے صدقے ترقی کے زینے طے کرتی رہی اور عاشقانِ رسول کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ بابت المدینہ (کراچی) اجتماع کے لیے ناکافی ہو گیا تو بین الاقوامی سُنتوں بھرے اجتماع کے لیے مدینۃ الاولیا (ملتان) میں واقع صحرائے مدینہ کے کثیر رقبہ کا انتخاب کیا گیا۔

تین روزہ اجتماع پاک کے ملتان میں
ہر طرف سے آ رہے ہیں قافلے ملتان میں
بین الاقوامی ہمارا اجتماع پاک ہے
ہیں کئی ملکوں سے آئے قافلے ملتان میں (وسائلِ بخشش)

سُنْتُوں بھرے اجتماعات کی تیاری

سوال: سُنْتُوں بھرے اجتماعات کی تیاری کس طرح کی جائے؟

جواب: سُنْتُوں بھرے اجتماعات کی تیاری کے لیے زیادہ سے زیادہ چوک درس کا اہتمام کیا جائے، مساجد وغیرہ میں درس و بیان کے آخر میں اجتماع کی بھرپور ترغیب دلائی جائے اور تیار ہونے والے اسلامی بھائیوں کے ہاتھوں ہاتھ نام بھی لکھے جائیں۔ گھر گھر، دکان دکان جا کر انفرادی کوشش کی جائے حتیٰ کہ جس کے نہ آنے کا یقین ہو اُسے بھی اجتماع کی دعوت سے محروم نہ رکھا جائے کیونکہ جب کیکے بعد دیگرے کئی اسلامی بھائی اُس سے دعوت دیں گے تو ضرور اُس کے دل میں اجتماع میں حاضری کی ججٹجو پیدا ہوگی۔

یوں ہی مکثوب، فون، انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے دوسرے شہروں اور ملکوں میں رہنے والے شناساؤں تک دعوت پہنچائی جائے اور پھر اجتماع میں ان سے ملاقات بھی کی جائے تاکہ انہیں اچنپیت محسوس نہ ہو۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ الْمَدِینۃ سے جاری کردہ تشبیری سامان

زیادہ سے زیادہ حاصل کر کے حقوق ایجاد کی تلفی سے بچتے ہوئے اہم مقامات پر آویزاں کیا جائے إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خوبِ اجتماع کی دعوت عام ہو گی۔

﴿ شخصیات کو اجتماع کی دعوت ﴾

سوال: سُنُتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کے لیے شخصیات پر انفرادی کوشش کیسے کی جائے؟

جواب: سُنُتوں بھرے اجتماعات کی دعوت دینے کے لیے شخصیات کے پاس وفاد کی صورت میں جانا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ عام چلتے پھرتے یا تہجا کر دعوت دینے یا نافرط دعوت نامہ بھیج دینے کے مقابلے میں وفاد کے ساتھ جانے سے زیادہ اثر پڑے گا، نیز ملاقات کا وقت لیتے ہوئے اپنے آنے کے مقصد کا اظہار نہ کیا جائے تو مزید اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

﴿ شخصیات سے مراد ﴾

سوال: شخصیات سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: شخصیات سے مراد علمائے کرام، مُفتیانِ کرام، مَشايخِ عَظَام اور مساجد کے آئمہ ہیں۔ یوں ہی سرکاری افسران و ناظمین، وزراء و مشیران نیز سرمایہ دار اور علاقے و برادری میں اثر و رُسوخ رکھنے والے لوگوں کا شمار بھی شخصیات میں ہوتا ہے۔ الگریض جسے معاشرے میں بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے اس کا شمار شخصیات میں ہوتا ہے۔

شخوصیات کو دعوت دینے کے فوائد

سوال: شخوصیات کو نیکی کی دعوت دینے یا اجتماع میں لانے کے کیا کیا فوائد ہو سکتے ہیں؟

جواب: شخوصیات کو نیکی کی دعوت دینے یا اجتماع میں لانے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ان سے وابستہ کثیر لوگ بھی اجتماع میں شرکت کرتے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوتے ہیں، نیز دعوتِ اسلامی کی ترقی میں شخوصیات کی معاونت کارگر ثابت ہوتی ہے۔

دوسرًا فائدہ یہ ہے کہ شخوصیات کو نیکی کی دعوت دینے یا اجتماع میں لانے سے اُن کی اصلاح ہوتی ہے اور اُن کی اصلاح دیگر کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بنتی ہے۔ جیسا کہ حضرت سَيِّدُنَا أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سَيِّدُنَا مُضْعَبَ بْنَ عُمَيْرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی رفاقت میں راهِ خدا میں سفر پر روانہ ہوئے تو قبیلہ بنی ظفر کے باغ میں ”مرق“ نامی گنوں پر جا کر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کے پاس قبیلہ بنو اسلم کے لوگ جمع ہو گئے، ان کے چوٹی کے سردار سَعْدُ بْنُ معاذ اور اُسیدُ بْنُ حُضَيْرٍ تھے جو ابھی دامنِ اسلام سے وابستہ نہ ہوئے تھے۔

حضرت سَعْدُ بْنُ معاذ حضرت سَيِّدُنَا أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعْدُ بْنُ معاذ نے اُسیدُ بْنُ حُضَيْرٍ کو بھیجا کہ جاؤ ان دونوں مُبغضین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذُ اللَّهِ عَزَّوَ جَلَّ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چنانچہ اُسیدُ بْنُ حُضَيْرٍ نے اپنا نیزہ لیا اور ان کے پاس پہنچ

گئے، آتے ہی ان کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زندگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت سَيِّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے (انفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نہایت) نرمی اور مٹھاس سے فرمایا: ”ذرابیٹھ کربات تو سن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مجبور نہیں کریں گے۔“ اُسید بن حُضَير پر بیٹھے بول کا آثر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت سَيِّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کو اسلام کے بارے میں مَدْنیٰ پھول دیئے اور قرآنِ کریم پڑھ کر شنایا، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ان کے دل میں مَدْنیٰ انقلاب برپا ہو گیا اور وہ مُشرَّف بَهِ إِسْلَامٍ ہو گئے۔ مسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سَعْدُ بْنُ معاذ ہے، اگر اس نے تم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قوم تمہاری بات مان لے گی، میں اسے ابھی تمہارے پاس بھیجا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں سے سیدھے سَعْدُ بْنُ معاذ کے پاس پہنچ اور ان کو ان دونوں مُبَلِّغین کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ سَعْدُ بْنُ معاذ نے آتے ہی دونوں صاحبان کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سَيِّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے (انفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) انہیں بھی نرمی اور مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت سننے کیلئے آمادہ کر لیا اس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت سَيِّدُنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے

ان پر بھی اسلام کی خوبیوں سے مالامال مدنی پھول پیش کئے اور سورۃ الزُّخْرُف کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ آیات قُرآنیہ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پہنچوست ہو گئیں اور وہ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اسلام آوری کے بعد حضرت سَيِّدُ نَاسَعَدُ بْنُ مَعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور ان سے فرمایا: ”تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟“ سب نے بیک زبان ہو کر کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ کی رائے دُرُست اور دُورَس ہوتی ہے۔ حضرت سَيِّدُ نَاسَعَدُ بْنُ مَعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”بس پھر مجھ پر تمہارے مردوں اور عورتوں سے اُس وقت تک بات کرنی حرام ہے جب تک تم اللہ عَزَّوجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان نہیں لے آتے۔“ راوی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوجَلَّ کی قسم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مردوں و عورت مسلمان ہو چکے تھے۔^(۱)

سارا قبیلہ ایماں لایا میٹھے بول کی برکت سے

بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سُن لو بے جا شدّت سے

نئے آنے والوں پر انفرادی کوشش

سوال: سُنُتوں بھرے اجتماعات میں سفر کرنے والے نئے اسلامی بھائیوں کی تربیت کیسے کی جائے؟

دینہ

جواب: سُنّتوں بھرے اجتماع کے لیے جب سفر کا آغاز ہو تو نئے سفر کرنے والے اسلامی بھائیوں کو سُلْبجھے ہوئے مُبِلِّغین کا رَفِيق بنایا جائے۔ اب مُبِلِّغین ہر وقت انہیں اپنے ساتھ رکھیں اور قدم بقدم مَدْنیٰ انعامات کے مطابق ان کی تربیت کرتے رہیں مثلاً جب نماز کا وقت آئے تو ان کا یوں ذہن بنائیں کہ ہم نے جلدی سے طہارت وغیرہ سے فارغ ہو کر باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنی ہے تاکہ مَدْنیٰ انعام پر عمل کیا جاسکے اور ساتھ ہی باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بھی بیان کر دی جائے۔ جب کھانے کا وقت آئے تو مٹی کے بُرتن میں کھانے والے مَدْنیٰ انعام کی ترغیب دلائیں۔

دُورانِ سفر حَسْبِ ضرورت چٹائیاں اپنے ساتھ رکھ لیں جب سونے کا وقت آئے تو چٹائی پر سونے والے مَدْنیٰ انعام پر عمل کی ترغیب دلائیں کہ مختلف قسم کے بچھونوں کو سرکارِ عالیٰ وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نوازا ہے اور چٹائی پر سونا بھی ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت سَلِیْمُ نَعْلَمُ مُحَمَّدُ یُوسف بن اسما علیل نبہانی قُدِّسَ سِرَّهُ اللُّتُوْلَانِ فرماتے ہیں: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک جُبَّہ مبارک تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جہاں آرام فرماتے اسے نیچے دو تھوڑی میں بچھا دیا جاتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر اوقات چٹائی پر ہی سو جاتے اور اس کے نیچے کوئی اور چیز نہ ہوتی (کہ تھوڑی بہت

نرم ہو جائے)۔^(۱) سفر کے دوران اگر ممکن ہو تو روزانہ فیضانِ سُنت کے چار صفحات اور کنزُ الایمان سے تین آیات مَع ترجمہ و تفسیر والے مَدْنی انعام پر بھی عمل کیجیے اور انہیں بھی تَرَغیب دلائیے۔

وقتِ مُناسب پر مَدْنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے ہوئے انہیں بھی فُکرِ مدینہ کا ذہن دیجیے کہ فُکرِ مدینہ کا مطلب ہے اپنا احتساب کرنا، حدیث پاک میں اس کی تَرَغیب بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ ہے: سُمْحَدْ اروہ ہے جو اپنے نفس کا محسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجزوہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے انعام کی خواہش کرے۔^(۲)

مُبلِّغین تربیت کے اس موقع کو غنیمت جانیں اور نئے آنے والے اسلامی بھائیوں کو بھرپور شفقت دے کر مَدْنی انعامات کے سامنے میں ڈھالنے کی کوشش فرمائیں۔ کھانے پینے اور دیگر معاملات میں ایشارہ کا بھرپور مظاہرہ کریں باخُصوص واپسی پر انہیں آپ کی محبت اور توجہ کی زیادہ حاجت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تھکاوٹ کے باعث آپ ان پر توجہ نہ دے سکیں اور شیطان انہیں طرح طرح کے وساوس میں مبتلا کر کے بذُنُن کر دے کہ اجتماع میں لانے کے لیے تو دینے

۱ وسائل الوصول إلى شمائيل الرسول، الفصل الثاني في صفة فراشه صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وما يناسبه،

ص ۱۲۱ دار المنهاج بيروت

۲ ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (ت: ۹۰) / ۳۷۰، حدیث: ۲۳۶ دار الفکر بيروت

بڑے میٹھے بنتے تھے لیکن اب پوچھتے بھی نہیں۔ یاد رکھیے! اجتماع کی کامیابی کا معیار بہت زیادہ لوگوں کو جمع کر لینا نہیں بلکہ کامیابی کا معیار یہ ہے کہ اللہ پاک کی رضا حاصل ہو اور زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بنیں۔

﴿اجتماع سے پہلے مَدْنیٰ قافلوں میں سفر﴾

شوال: سُنّتوں بھرے اجتماعات سے پہلے مَدْنیٰ قافلوں میں سفر کرنے کی آہمیت بیان فرمادیجیے۔
 جواب: مَدْنیٰ قافلے جب بھی سفر کریں ان کا فائدہ ہی فائدہ ہے، البتہ سُنّتوں بھرے اجتماع سے پہلے سفر کرنے والے مَدْنیٰ قافلوں کے فوائد اس لیے بڑھ جاتے ہیں کہ مَدْنیٰ قافلے قریہ، شہر شہر اور ملک ملک سفر کر کے جہاں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے ہیں وہیں سُنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت بھی خوب عام کرتے ہیں۔ مَدْنیٰ قافلے میں سفر کے دوران لوگوں پر زیادہ سے زیادہ انفرادی کوشش کرنے اور انہیں اجتماع میں لانے کا موقع ملتا ہے لہذا تمام ذمہ داران اجتماع سے قبل پائے جانے والے جوش و جذبے سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے خود بھی مَدْنیٰ قافلوں میں سفر کریں اور دوسروں کو بھی مَدْنیٰ قافلوں کا مسافر بنائیں۔ آپ کے مَدْنیٰ قافلے میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش فرمانے کے سب کوئی ایک شخص بھی اجتماع میں آگیا، اس کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر گامزن ہو گیا تو آپ کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔

کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: اللہ عَزَّوجَلَّ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔⁽¹⁾

﴿اجتماع میں جامعہ کے آساتذہ و طلبا کا کردار﴾

سوال: جامعۃُ الْمَدِینَۃ کے آساتذہ و طلبا سُنّتوں بھرے اجتماع میں اپنا کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: جامعۃُ الْمَدِینَۃ کے آساتذہ و طلبا سُنّتوں بھرے اجتماع میں بہت آہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ یہ اجتماع میں پہلے ہی سے پہنچ جائیں اور ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھ جانے کے بجائے اجتماع گاہ میں پھیل جائیں اور نمازوں کی صاف بندی و دیگر معاملات میں شرکاءِ اجتماع کی مدد کریں۔ لوگوں کو رہنمائی حاصل کرنے کے لیے آہلِ علم کی ضرورت ہوتی ہے لہذا دعویٰ اسلامی نے اس ضرورت کے پیش نظر جامعۃُ الْمَدِینَۃ کی بنیاد ڈالی۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوجَلَّ ملک و بیرون ملک میں بے شمار جامعاتُ الْمَدِینَۃ لِلْبَنِيْن اور جامعاتُ الْمَدِینَۃ لِلْبَنَات قائم ہیں، 2000ء سے 2018ء تک کی کارکردگی کے مطابق جامعاتُ الْمَدِینَۃ لِلْبَنِيْن سے فارغُ التحصیل ہو کر ”مَدَنی“ بنے والے طلبا کی تعداد 43864 ہے، جبکہ جامعاتُ الْمَدِینَۃ لِلْبَنَات سے فارغُ التحصیل ہو کر ”مَدَنیہ“ بنے والی طالبات کی تعداد 5675 ہے۔⁽²⁾

دینہ

1 مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبي طالب، ص ۷۰، حدیث: ۲۲۲۳ دار الكتاب العربي بیروت

2 دعویٰ اسلامی کے جامعاتُ الْمَدِینَۃ سے درسِ نظامی (یعنی عالم کو رس) مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کو ”مَدَنی“ اور اسلامی بہنوں کو ”مَدَنیہ“ کہا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

آساتذہ و طلبا کو چاہیے کہ وہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ نئے اسلامی بھائیوں کو اپنا اور اپنے جامعاتُ المدینہ و مدائنُ المدینہ وغیرہ کا تعارف بھی کروائیں۔ اس طرح لوگ اور زیادہ ان سے مُتاثر ہو کر ان کے قریب ہوں گے اور شرعی رہنمائی حاصل کر سکیں گے۔ (شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عظار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں):

سُنّتوں بھر اجتماع لوگوں سے رابطے کا ایک بہترین ذریعہ ہے لہذا جامعات کے آساتذہ کرام و طلباء کرام شرکائے اجتماع پاٹھصوص دوسرے شہروں سے تشریف لائے ہوئے علمائے کرام و مشائخِ غلطام کَنَّهُمُ اللَّهُ اَللَّهُ السَّلَام سے ملاقا تیں کریں۔ یاد رکھیے! عوام کی صفوں میں داخل ہوئے بغیرِ مدنی کاموں میں کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں شروع سے ہی ذاتی دوستیاں کرنے کے بجائے عوام میں گھل مل جاتا اور انہیں نیکی کی دعوت پیش کرتا۔

ایک بار مکہ مکرہ مہ زادہا اللہ شَرَفًا وَ تَعْظِيْمًا میں حاجیوں کے درمیان اجتماع کی ترکیب تھی لیکن شناسائی نہ ہونے کے سبب لوگ قریب نہیں آ رہے تھے لہذا میں نے خود آگے بڑھ کر پہلے سلام و دعا کے ذریعے گفتگو کا آغاز کیا اور پھر حاجیوں میں گھل مل جانے کے بعد خوب نیکی کی دعوت عام کی۔ نیکی کی دعوت دینے کے لیے گھروں سے نکلا اور اپنی شرم و جھجک کو دور کرنا ہو گا، بغیر قربانی دیئے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ ہمارے امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَزَّلَ بَيْتَهُ إِسْلَامَ كَوْنِيْسِيْنَجَا بِلَكَهُ إِسْلَامَ كَيْ آبِيَارِيَ كَلَیْ پُورَے
خَانَدَانَ كَوْلَے كَرمِیدَانِ كَرْبَلَا مِينَ پُنْجَنَگَنَے۔

نَكْلَ كَرْ خَانَقَا ہُوں سَے اَدا كَرْ رَسِمْ شَبِيرِي

كَهْ نَقْرَ خَانَقَا ہِيَ هِيَ فَقْطَ اَندُوْهُ وَ دَلَّيِرِي

﴿إِجْمَاعٌ كَبَعْدِ سُشْتِيٍّ كَبِيشْكَارٍ ہُونَا﴾

سُوَالٌ: إِجْمَاعٌ كَبَعْدِ سُشْتِيٍّ كَبِيشْكَارٍ ہُونَے والَّى إِسْلَامِيَّوْنَ كَلَیْ مَدَنِيَّ پُھُول
اِرْشَاد فَرِمَادِ بِیْکَے۔

جُوابٌ: سُنْنَتُوں بھرِ اِجْمَاعِ لوگوں کو مَدَنِيَّ ماحول سے وابستہ کرنے اور مَدَنِيَّ کام بڑھانے کا
ایک آہم ذریعہ ہے کیونکہ اِجْمَاع میں شرکت کرنے والے نئے إِسْلَامِيَّوْنَ کے
کے جذبات اپنے عُرُوج پر ہوتے ہیں الہذا ذِمَّہ داران کو چاہیے کہ وہ اس موقع
پر سُسْت پڑ جانے کے بجائے مزید فَعَالٌ ہو جائیں اور نئے إِسْلَامِيَّوْنَ کو اُن
کی صلاحیتوں کے مُطابق مَدَنِيَّ کاموں کی ذِمَّہ داریاں سونپ کر ان کے ذریعے
علاقے میں خوب خوب مَدَنِيَّ کاموں کی دھو میں مچائیں۔

إِجْمَاعٌ كَبَعْدِ سُشْتِيٍّ كَبِيشْكَارٍ ہُونَے نئے إِسْلَامِيَّوْنَ پر توجہ نہ دینے اور انہیں
یونہی آزاد چھوڑ دینے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی لوہار خوب محنت و مشقت سے
لوہا گرم کرے اور جب اسے سانچے میں ڈھالنے کا وقت آئے تو اسے یوں ہی
چھوڑ دے، یوں محنت بھی کی اور مقصد بھی ہاتھ نہ آیا الہذا اِجْمَاع میں شرکت

کرنے والے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش جاری رکھتے ہوئے انہیں مدنی ماحول کے ساتھ میں ڈھالنے کی کوشش کیجیے۔

ذمہ داران اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ اجتماع کے بعد نئے شرکا کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں کے مسافر بن جائیں تاکہ اجتماع میں جو سیکھا ہے اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے اور نئے شرکا پر مزید انفرادی کوشش کرنے کا موقع مل سکے۔ اجتماع سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے سفر کروانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اجتماع کی دعوت کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنے کا بھی ذہن دیا جائے اور اس کے آخر اجات بھی وصول کر لیے جائیں اس طرح إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَدْنِي قَافِلَوْنَ مِنْ سَفَرٍ كَرَنَا آسَانٌ هُوَ جَاءَ.

تم مدنی قافلوں میں اے اسلامی بھائیو!

کرتے رہو ہمیشہ سفر خودشی کے ساتھ

اسلامی بھائی ”دعوتِ اسلامی“ کا سدا

تم مدنی کام کرتے رہو تندہی کے ساتھ (وسائلِ بخشش)

﴿گھر میں بُنْیاں پہن کر گھومنا پھرنا کیسا؟﴾

سوال: گھر میں بُنْیاں پہن کر گھومنا پھرنا کیسا ہے؟

جواب: گھر ہو یا باہر جگہ اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جا گئے پر دے میں پر دہ کرنے کا اہتمام ہونا چاہیے، یہ مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام بھی ہے۔ سوتے وقت

پردے میں پردہ کرنے کے لیے ایک بڑی چادر اوپر اوڑھ لیں۔ اگر اوپر آور ٹھی ہوئی چادر سوتے میں اُتر جاتی ہو یا جو انٹ پلٹ ہوتے رہتے ہوں ان کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے کہ پاجامے کے اوپر تہبند باندھ لیں یا کوئی چادر لپیٹ لیں اور اوپر سے بھی ایک چادر اوڑھ لیا کریں *إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ* پردے میں پردہ ہو جائیگا۔

بعض لوگوں کی گھر میں بُثیان پہن کر بے تکلف چلنے پھرنے اور سونے کی عادت ہوتی ہے شلوار کے اوپر اس طرح کی چھوٹی بُثیان ہونے کی صورت میں چلنے پھرنے اور باخُصوص سونے میں اکثر سخت گندام نظر ہوتا ہے ایسے حیا سوز موقع پر موجود باحیا لوگ آزمائش میں پڑ جاتے ہیں الہذا بُثیان پر گرتا بھی پہنے رہیں یا پھر بُثیان کے دونوں پہلوؤں میں حشب ضرورت قمیص کی طرح چاک بنایا کر آگے اور پیچھے مناسب مقدار میں کپڑے کا ایک ایک ٹکڑا سلامی کروا لیں اس طرح بُثیان قمیص کی طرح ہو جائے گی اور اب بُثیان پہن کر چلنے پھرنے میں *إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ* ”پردے میں پردہ“ رہے گا لیکن سوتے وقت پاجامے کے اوپر تہبند باندھ لیں یا کوئی چادر ضرور لپیٹ لیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر ہو یا باہر ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے جا گئے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے پردے میں پردہ کرنے کا ذہن بنانا چاہیے، یہاں تک کہ تہائی میں بھی خوب پردے کا خیال رکھیے کہ سُرورِ کائنات صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ نَعْلَمْ نَعْلَمْ إِرْشَاد فِرْمَاءِ: اللَّهُ عَزَّوجَلَّ كَازِيَادَهُ حَقٌّ هُنَّ كَمَنْ سَعَى لِجَانِيَّةَ -^(۱)

ہمیشہ کروں کاش پر دے میں پر دہ

تو پیکر حیا کا بنا یا الہی (وسائل بخشش)



فہرست

| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|--|------|--|------|
| سُنْنَتُوںْ بھرے اجتماعات کا مقصد | 2 | ڈُرُود شریف کی فضیلت | 14 |
| پہلا بین الاقوامی اجتماع | 3 | رَفِيق سفر کیسا ہو؟ | 15 |
| سُنْنَتُوںْ بھرے اجتماعات کی تیاری | 4 | شر کا نگران کی اطاعت کریں اور نگران شر کا کی خدمت | 16 |
| شخصیات کو اجتماع کی دعوت | 4 | تم تو کشتی ہو! | 17 |
| شخصیات سے مراو | 5 | کاش میں یہ نہ کہتا کہ آپ امیر ہیں! | 17 |
| شخصیات کو دعوت دینے کے فوائد | 6 | دُورانِ سفر دوسروں سے ٹووال کرنا | 18 |
| نئے آنے والوں پر انفرادی کوشش | 7 | نمک کے ساتھ جو کی روٹی کھانا تو منظور لیکن...! | 20 |
| اجتماع سے پہلے مدنی تقالوں میں سفر | 8 | اجتماع کے لیے ٹووال کرنا کیسا؟ | 23 |
| اجتماع میں جامعہ کے اساتذہ و طلباء کا کردار | 9 | کوئی پیشکش کرے تب بھی شکریہ کے ساتھ منع کر دیجیے | 24 |
| اجتماع کے بعد سُستی کا شکار ہونا | 10 | طالب علم کا ٹووال کرنا کیسا؟ | 26 |
| گھر میں بنیان پہن کر گھومنا پھرنا کیسا؟ | 11 | حُصُول علم کی خاطر قربانیاں | 27 |

دینہ

۱ ابو داود، کتاب الحمام، باب ما جاء في التعرى، ۵۸ / ۳، حدیث: ۷۰۱